195191 ـ منى سے 12 ذو الحجہ كو واپس آگيا ليكن طواف وداع اگلے دن كيا ، اس كا كيا حكم ہے؟

سوال

ميرے دو سوال ہيں :

1- ميں نے گزشتہ سال حج كيا، اور 12 تاريخ كو كنكرياں مار كر جلدى كى نيت سے مكہ چلا آيا، ليكن ميں نے طواف وداع 13 تاريخ كو ہى ظہر كے وقت كيا۔

2- ميں نے 10 تاريخ كو قربانى سے پہلے سر كے بال منڈوا ليے، تو كيا ان دونوں مسئلوں كى وجہ سے مجھ پر كوئى دم واجب ہے؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

12 تاريخ كو جلدى كرتے ہوئے اصل اعتبار اس چيز كا ہے كہ حاجى منى سے 12 تاريخ كا سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے نكل جائے، چنانچہ اگر مذكورہ وقت سے پہلے پہلے حاجى منى سے باہر آ جائے تو اس كے بعد طواف وداع كو آئندہ روز تک مؤخر كرنے ميں كوئى مضائقہ نہيں ہے۔

دوم:

دس تاريخ كو قربانى كرنے سے پہلے سر منڈوانے ميں كوئى حرج نہيں ہے، اور اگر كسى نے پہلے ہى ايسا كچھ كر ليا ہے اور اب اس كے بارے ميں پوچھ رہا ہے تو اس صورت ميں جواز كى مزيد گنجائش پيدا ہوتى ہے۔

چنانچہ بخارى: (124) ميں عبد اللہ بن عمرو رضى اللہ عنہما كہتے ہيں كہ: "ميں نے نبى صلى اللہ عليہ وسلم كو جمرہ كے پاس ديكھا آپ سے سوال پوچھے جا رہے تھے، ايک شخص نے كہا: "يا رسول اللہ! ميں نے كنكرياں مارنے سے پہلے قربانى كر لى" تو آپ صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا: (اب كنكرياں مار لو، كوئى حرج نہيں ہے) ايک دوسرے شخص نے كہا: "يا رسول اللہ! ميں نے قربانى كرنے سے پہلے بال منڈوا ليے؟" تو آپ صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا: (اب قربانى كر لو، كوئى حرج نہيں ہے)، چنانچہ آپ صلى اللہ عليہ وسلم سے كسى بھى كام كے مقدم يا مؤخر ہونے

کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اب کر لو، کوئی حرج نہیں ہے)"

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"فرمانِ باری تعالی :
(وَلا تَحْلِقُوا رُؤُوسَكُمْ حَتَّى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ)
ترجمہ: اور اس وقت تک اپنے سر نہ منڈواؤ جب تک ہدی [حج کی قربانی] اپنے مقام تک نہ پہنچ جائے۔ [البقرہ: 196] سے جو مسائل اخذ ہوتے ہیں ان میں یہ بھی شامل ہے کہ قربانی کرنے تک سر کے بال منڈوانا جائز نہیں ہے؛ کیونکہ فرمانِ باری تعالی ہے: " حَتَّى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ " یعنی: جب تک قربانی اپنے مقام تک نہ پہنچ جائے، چنانچہ متعدد اہل علم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان : (میں نے اپنے سر کے بالوں کو جما لیا ہے، اور اپنی قربانی کو قلادہ ڈال دیا ہے، اب میں اس وقت تک احرام نہیں کھولوں گا جب تک قربانی نہ کر لوں) کی بنیاد پر یہ کہا ہے کہ قربانی سے پہلے سر کے بال منڈوانا جائز نہیں ہے۔
ان اہل علم کے پاس دلیل کے طور پر آیت کا ظاہری مفہوم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل ہے۔

لیکن امت کیلئے آسانی کے طور پر کچھ احادیث میں قربانی سے پہلے یا بعد میں سر کے بال منڈوانے کی گنجائش ملتی ہے، کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے 10 ذو الحجہ کو کیے جانے والے اعمال کی ترتیب سے متعلق تقدیم و تاخیر کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے ہر سوال کے جواب میں یہی کہا کہ: (اب کر لو کوئی حرج نہیں ہے) "انتہی
ماخوذ از: تفسیر القرآن از شیخ ابن عثیمین

مزید کیلئے سوال نمبر: (106586) کا مطالعہ کریں۔

مذکورہ بالا تفصیل کے مطابق آپکا حج صحیح ہے، اور الحمد للہ، آپ کے ذمہ کوئی دم وغیرہ نہیں ہے۔

واللہ اعلم.